بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السحر و الشعوذة وخطورتها على الفرد والمجتمع

جادوٹونہ کے فرد اور معاشرے پرخطرناک اثرات

لفضیلة الشیخ :

الدکتور الشیخ/ صالح بن فوزان الفوزان

(رکن کبار علماء کمیٹی، سعودی عرب)

ترجمہ

نعمان بن محمد اسماعیل

١٤٣٠ھ / ٢٠٠٩م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله والصلاة والسلام علىٰ نبينا محمد وعلىٰ آله وصحبه أجمعين ، وبعد :

جادواوراس کے بارے میں بات کرنا ایک انتہائی اہم معاملہ ہے، کیونکہ اس کی انتہائی خطرنا کی کے باوجود بہت سے لوگ اس کے خطرے سے ناواقف ہیں۔ اس کے بہت زیادہ پھیلنے کی وجوہات میں سے کچھ یہ ہیں کہ لوگوں کواس میں بڑے فوائد نظر آرہے ہیں اور شیاطین الانس والجن اس کو پھیلانے میں اپنا کردار ادا کررہے ہیں، اسی طرح ایک سبب یہ بھی ہے کہ بعض اوقات لوگ اسے ایسے مختلف (خوشنما) ناموں سے پیش کرتے ہیں جواس کی اصل حقیقت کے منافی ہیں۔ پس انہی وجوہات کی بناپر اس معاملے کی حقیقت بیان کرنے کا خاص اہتمام ہونا چاہیے تاکہ اس خطرناک اور مہلک بیماری کی معرفت حاصل ہوسکے۔

جس طرح لوگ جسمانی بیماریوں کے بارے میں آگاہی حاصل کرنے کا اہتمام کرتے ہیں، اوراس کی تشخیص اور علاج کے لیے دوائیں اور احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہیں ، اسی طرح ان بیماریوں کی تشخیص اوران کے علاج کا بھی اہتمام سب سے پہلے ہونا چاہیے جن کا تعلق عقیدہ سے ہے اور وہ دلوں کو بیمار کرتی ہیں ، دین میں فساد پیدا کرتی ہیں ، جن بیماریوں کا تعلق دل سے اور عقیدہ سے ہے ان کا خطرہ جسمانی بیماریوں سے بہت زیادہ ہے ، اس لیے کہ جسمانی بیماریوں کا تعلق اس دنیاوی زندگی تک محدود ہے ، جبکہ دل اور عقیدہ کی بیماریوں کا خطرہ محض اس دنیاوی زندگی تک محدود نہیں بلکہ آخرت کی زندگی پر بھی اس کے برے نتائج اثرانداز ہوتے ہیں ۔

لغت میں جادو : اس چیز کو کہا جاتا ہے جو پوشیدہ ہو اوراس کے لطیف اثرات ہوں ۔

جادواسی لیے کہلایا کہ وہ پوشیدہ ہوتا ہے اور بہت سے لوگ نہ اسے جانتے ہیں اور نہ ہی اسے دیکھ سکتے ہیں، البتہ وہ کچھ پوشیدہ شیطانی اعمال ہوتے ہیں جسے یہ اعمال کرنے والے ہی جانتے ہیں ، لہٰذا لغت میں جادواس چیز کو کہا جاتا ہے جو پوشیدہ ہو اوراس کے لطیف اثرات ہوں ۔

جادو فقہاء اور علماء شریعت کی اصطلاح میں ، شرکیہ دم جھاڑ، گنڈے، دوائیں اور دھویں والی چیزوں کو کہا جاتا ہے جن کا استعمال جادوگر اور دھوکہ باز لوگ شیاطین کی مدد سے کیا کرتے ہیں ، اور کسی جادوگر کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ جادو کرے اور اس جادو کا کوئی اثر ہو مگر شیاطین کے تعاون سے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ شرک کر کے ، جب وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور کفر کرتا ہے تو پھر شیاطین اس کے ساتھ تعاون کرتے ہیں انسانوں کو بہکانے پر ،لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹہراتا ہو اور کفر بھی نہ کرتا ہو تو پھر شیاطین اس کے ساتھ تعاون نہیں کرتے ، لہٰذا ہر جادوگر کافر اور مشرک ہی ہوگا ۔

لہٰذا جادو ، کفر اور شرک آپس میں جڑے ہوئے اور قریبی معاملات ہیں جو ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے ، کوئی جادوگر ایسا نہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ کفر اور شرک نہ کرتا ہو ، کوئی جادوگر ایسا نہیں جو شیاطین کے ساتھ تعامل نہ کرتا ہو ، اور شیاطین اس کی خدمت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ تعاون کرتے ہیں انسانوں کو نقصان پہنچانے کیے لیے اس بات کے بدلے میں کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ کفر کرے ، اور اس بات کے بدلے میں کہ وہ لوگوں کو گمراہ کرے اور نقصان پہنچائے ۔

جادو قدیم زمانے سے مختلف امتوں میں رہا ہے ، اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر فرعون کی قوم کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کیا ہے ، کہ اس وقت اس قوم میں جادو کا رواج تھا اور وہ لوگ اس سے بخوبی واقف تھے ، لہٰذا جب موسیٰ علیہ السلام. اللہ تعالیٰ کا پیغام لیکر آئے تو ان لوگوں نے انہیں جادوگر کہا ، تا کہ لوگوں کو گمراہ کر سکیں یا پھر ان لوگوں کا عقیدہ ہی یہی تھا کہ وہ جادوگر ہیں ، اس لیے کہ ان لوگوں کا گمان یہی تھا کہ اگر کوئی ایسا کام کرے جسے وہ نہیں جانتے ، تو وہ اسے جادوگر سمجھتے تھے ، اسی لیے فرعون اور اس کے حواریوں کا دعوٰی یہ تھا کہ جو کچھ موسیٰ .علیہ السلام. لیکر آئے ہیں وہ جادو ہے ، اور اس نے موسیٰ .علیہ السلام. کا مقابلہ جادو کے ذریعہ کرنا چاہا اور جادوگروں کو جمع کیا ﴿قال الملأ من قوم فرعون إن هذا لساحر عليم﴾ [الأعراف: ۱۰۹]
ترجمہ : (قوم فرعون میں جو سردار لوگ تھے انہوں نے کہا کہ واقعی یہ شخص بڑا ماہر جادوگر ہے)، یعنی موسیٰ علیہ السلام ،﴿يريد أن يخرجكم من أرضكم فماذا تأمرون﴾ [الأعراف: ۱۱۰]
ترجمہ : (یہ چاہتا ہے کہ تم کو تمہاری سرزمین سے باہر کر دے سو تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو)

یعنی فرعون نے ان لوگوں سے مشورہ لیا ، ﴿قالوا أرجه﴾ انہوں نے کہا کہ آپ ان کو مہلت دیجئے اور جلد بازی نہ کریں ، ﴿قالوا أرجه وأخاه﴾ انہوں نے کہا کہ آپ ان کو اوران کے بھائی کو مہلت دیجئے ، یعنی ہارون علیہ السلام ۔

﴿........ وأرسل في المدائن حاشرين ☆ يأتوك بكل ساحر عليم﴾ [الأعراف:١١٢]

ترجمہ : (اور شہروں میں ہرکاروں کو بھیج دیجئے ☆ کہ وہ سب ماہر جادوگروں کو آپ کے پاس لاکر حاضر کردیں)

فرعون نے ان کے مشورہ پر عمل کیا اور جادوگروں کو ایک جگہ جمع کیا اور موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ پہلے وہ جو ان کے پاس ہے پیش کریں گے یا جادوگر پہلے اپنا جادو دکھائیں ، موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ پہلے تم لوگ پیش کرو جو کچھ تمہارے پاس ہے ، تو جادوگروں نے اپنا جادو پیش کیا جس سے دیکھ کر لوگوں کے دلوں میں خوف طاری ہوا ، یہاں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ آپ اپنا عصا ڈال دیجئے جو آپ کے ہاتھ میں ہے ، سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کردیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کی تمام چیزوں کو نگل لیا اور وہ تمام چیزیں روپوش ہوگئیں ، یہاں جادوگر جان گئے کہ یہ کوئی جادو نہیں ، اس لیے کہ جادو ان کا پیشہ ہے اور وہ اس کی حقیقت سے بخوبی واقف ہیں ، لہٰذا جادوگر اچھی طرح سے جان گئے کہ موسیٰ علیہ السلام جو کچھ لیکر آئے ہیں جادو نہیں ، اور تمام جادوگروں نے اس بات کا اقرار کرلیا ، اور جادوگروں کا اقرار کرنا موسیٰ علیہ السلام کے لیے گواہی تھی کہ جو کچھ وہ لیکر آئے ہیں جادو نہیں بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عطا کردہ معجزہ ہے ، لہٰذا تمام جادوگر ایمان لے آئے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوگئے ، اپنے گناہوں سے توبہ کی اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی ، یہاں فرعون انتہائی غصہ میں آگیا اور غضب ناک ہوگیا اور دھمکی اور طاقت کے استعمال پر اتر آیا ،اس لیے کہ اسے شکست ہوگئی اور اس کی حجت اور دلیل ناکارہ ہوگئی ، اور بالآخر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ فرعون کا انجام شکست اور بربادی پر اختتام ہوا ، اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اوران کے بھائی ہارون علیہ السلام اوران دونوں کے ساتھ جو لوگ ایمان لائے تھے ان سب کو نصرت اور کامیابی سے ہمکنار کیا ۔

﴿فلما ألقوا قال موسىٰ ما جئتم به السحر إن الله سيبطله ، إن الله لا يصلح عمل المفسدين ☆ ويحق الله الحق بكلماته ولو كره المجرمون﴾ [يونس : ٨١-٨٢]

ترجمہ : (سو جب انہوں نے ڈالا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے فرمایا کہ یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے، یقینی بات ہے کہ اللہ اس کو ابھی درہم برہم کیے دیتا ہے، اللہ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا ☆ اور اللہ تعالیٰ حق کو

اپنے فرمان سے ثابت کر دیتا ہے گو مجرم کیسا ہی نا گوار سمجھیں)۔

جب بھی حق اور باطل کا مقابلہ ہوا ہے تو باطل کو ہر زمانے میں اور ہر جگہ شکست ہی ہوئی ہے ، جادو اور موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کا تو کوئی مقابلہ ہی نہیں ، اس لیے کہ أنبیاء کرام کے معجزات تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عطا کردہ ہوتے ہیں اور وہ حق ہوتے ہیں ، اور جو جادوگر لیکر آتے ہیں وہ باطل ہوتا ہے ، اور باطل حق کے سامنے کبھی نہیں ٹھہر سکتا ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے : ﴿......إنما صنعوا كيد ساحر ولا يفلح الساحر حيث أتى﴾ [طه : ٦٩]

ترجمہ : (.......انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا)۔

﴿.........أتقولون للحق لما جاء كم أسحر هذا ولا يفلح الساحرون﴾ [يونس : ٧٧]

ترجمہ : (.........کیا تم اس صحیح دلیل کی نسبت جب کہ وہ تمہارے پاس پہنچی ایسی بات کہتے ہو کیا یہ جادو ہے، حالانکہ جادوگر کامیاب نہیں ہوا کرتے) ۔

جادوگر کو ہمیشہ شکست ہوتی ہے ، اور جادو باطل ہے ، لیکن جس کے پاس حق ہو اور اپنے رب کی واضح دلائل اور نشانیاں ہوں تو اسے اللہ تعالیٰ کی تایید اور نصرت حاصل ہوتی ہے ، اسی لیے جب جادوگروں کا مقابلہ اہل علم اور اہل ایمان کے ساتھ ہوتا ہے تو شکست ہمیشہ جادوگروں کا مقدر ہوتی ہے ، جادوگروں میں یہ طاقت ہی نہیں کہ وہ اہل حق کے سامنے کھڑے رہ سکیں ، لہٰذا تبلیغ ودعوت دینے والوں پر اور اہل ایمان اور اہل علم پر لازم ہے کہ جادوگروں کا مقابلہ کریں اور ان کے باطل کا پردہ فاش کریں اور ان پر اللہ تعالیٰ کی حد قائم کریں تا کہ مسلمان ان کے شر سے محفوظ رہ سکیں ، یہ مسلمانوں پر ہر زمانے میں واجب ہے اور ان جادوگروں کے بارے میں خاموشی اختیار کرنا کسی طور سے جائز نہیں ، ان کے معاملہ میں نرمی سے کام لینا بھی جائز نہیں ، لہٰذا جادو کی تعریف امام موفق ابن قدامہ نے اپنی کتاب ''الکافی'' میں یہ بیان فرمائی ہے کہ : جادو کچھ تعویذات اور گنڈوں کا نام ہے ، یعنی شیطانی تعویذات پڑھے جاتے ہیں جو کہ قرآنی آیات نہیں ہوتی بلکہ شیطانی تعویذات ہوتے ہیں ، عجیب اور غریب کلمات ہوتے ہیں ، غیر معروف الفاظ ہوتے ہیں ، اشارے اور رموز انکے اور شیاطین کے درمیان ہوتے ہیں، جنہیں پڑھا جاتا ہے پھر پھونکا جاتا ہے ، اسکے بعد شیاطین ان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں ، اور وہ کمزور ایمان والوں سے یا بیوقوفوں اور ناواقفوں سے اپنے مقاصد حاصل کر لیتے ہیں ، یہ تعویذات ، گنڈے اور دھواں اور

دوائیں اورحروف مقطعات کا بذات خودکوئی اثرنہیں ہوتا ، بلکہ اسکا جواثر ظاہرہوتاہےوہ شیاطین کےتعاون اوراللہ تعالیٰ کےساتھ شرک کرنے کی وجہ سے ہوتاہے ، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزاہوتی ہے کہ جس کسی نے بھی اس قسم کا کوئی عمل کیا ہوتو اللہ تعالیٰ بطور ابتلاء اورامتحان اس کے ہاتھوں کسی کونقصان پہنچتاہے ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : ﴿وما هم بضارين به من أحد إلا بإذن الله﴾ [البقرة : ۱۰۲]

ترجمہ : (دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مشیئت کےکسی کوکوئی نقصان نہیں پہنچاسکتے) ۔

یہاں اللہ کی مشیئت سےمراد : کونی مشیئت ہے ، یعنی قضاءاورقدر ، یہاں شرعی اذن (اجازت) مرادنہیں ، اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جادوکو جائز قرار ہی نہیں دیا اورنہ ہی اس کا حکم دیاہے ، لہٰذا مرادکونی مشیئت اور قضاءوقدر ہی ہے ، جوکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کےتحت اپنے بندوں کی آزمائش اورامتحان کے لیےایک طریقہ جاری فرمایاہے تاکہ بطورسزابعض کوبعض پرمسلط کردے ۔

اورجادوجیسا کہ اہل علم نے بیان کیاہے : دوقسم کاہوتاہے.

پہلی قسم : حقیقی جادو ، یہ جسم پر بیماری کی شکل میں اثرکرتاہے ، اس سے موت بھی واقع ہوسکتی ہے ، اوردومحبت کرنے والوں کوجدابھی کرسکتاہے ، اوردوبغض اورعداوت رکھنےوالوں میں محبت بھی ڈال سکتاہے ، یہ ایک ایسی قسم ہے جسےصرف اورعطف سےتعبیرکیا جاتاہے ، یہ حقیقی ہوتاہے ، اوراسکی دلیل یہ ہے کہ اس جادو کےنتیجہ میں بیماری واقع ہوجاتی ہے ، اوراللہ کےاذن سےقتل بھی ہوسکتاہے ، اوردلوں میں جوالفت اورمحبت ہوتی ہےاس میں خلل بھی واقع ہوتاہے ، کسی شخص اوراسکی بیوی کےدرمیان علیحدگی بھی ہوجاتی ہے ، یہ حقیقی جادوہوتاہے ، اس لیےکہ یہ تمام چیزیں ، قتل، بیماری،بغض اورمحبت ، سب جادوگروں کےاعمال کےنتائج ہیں ۔

دوسری قسم : خیالی جادو ، اوریہ آج کےدورمیں لوگوں کےنزدیک (قمرة) کےنام سےجاناجاتاہے ، اوریہ دھوکہ بازی کانتیجہ ہوتاہے ، جادوگرکچھ ایسی چیزیں اوراشارےاستعمال کرتاہے کہ لوگوں کویہ گمان ہوتاہے کہ فلاں چیزحقیقت ہےجبکہ وہ حقیقت نہیں ہوتی ، بلکہ وہ محض کوئی خیالی چیزہوتی ہے جوشیاطین کےتعاون کی وجہ سےآنکھوں کےسامنےنظرآتی ہے ، مثال کےطوروہ عجیب وغریب اعمال جوجادوگرکیا کرتے ہیں جیسا کہ اپنے

آپ کو چھرا مارنا اور اسکا اس پر کوئی اثر نہ ہونا ، اسی طرح آگ کے شعلوں کو نگلنا اور اسکا اس پر کوئی اثر نہ ہونا ، آگ پر چلنا اور اسے آگ کی گرمی کا محسوس نہ ہونا ، کیونکہ درحقیقت وہ آگ پر چلا ہی نہیں اور نہ ہی اس نے اپنے آپ کو چھرا مارا اور نہ ہی اس نے آگ کے شعلوں کو نگلا ، یہ تمام اعمال صرف ظاہری تخیلات کا نتیجہ ہیں ، باطن میں ایسا کوئی عمل سرزد نہیں ہوا ، درحقیقت اس نے جھوٹ باندھا اور لوگوں کی نظروں کے آگے ایک خیالی عمل پیش کیا ، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا : ﴿سحروا أعين الناس واسترهبوهم﴾ [الأعراف : ١١٦]

ترجمہ : (انہوں نے لوگوں کی نظر بندی کردی اور ان پر ہیبت غالب کردی) .

﴿سحروا أعين الناس واسترهبوهم وجآءوا بسحر عظيم﴾[الأعراف : ١١٦]

ترجمہ : (انہوں نے لوگوں کی نظر بندی کردی اور ان پر ہیبت غالب کردی اور ایک طرح کا بڑا جادو دکھلایا) .

لہٰذا اس بات سے ثابت ہوگیا کہ فرعون کے جادوگروں نے بھی اس قسم کے جادو کا استعمال کیا تھا جو کہ خیال پر قائم ہوتا ہے، لوگوں کو یہ تصور پیش کیا جاتا ہے کہ یہ حقیقت ہے جبکہ وہ حقیقت نہیں بلکہ جھوٹ ہوتا ہے ، وہ کچھ لاٹھیاں لیکر آئے تھے جس سے موسیٰ علیہ السلام کو یہ گمان ہوا اور یہ تصور ان کی نظروں کے سامنے آیا کہ یہ ڈنڈیاں حرکت کر رہی ہیں جبکہ وہ حرکت نہیں کر رہی تھیں ، عام سی ڈنڈیاں تھیں اور اس میں انہوں نے یا تو کچھ خفیہ مواد رکھ دیا تھا جو اسے حرکت دیتا تھا ، یا پھر اس پر خیالی جادو کیا گیا تھا ۔

جادوگر آپ کو ایک عام کاغذ دیتا ہے اور آپ کی آنکھوں کے سامنے یہ تصور آتا ہے جس سے آپ کو یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ عام کاغذ پانچ یا دس ریال کا نوٹ (کرنسی) ہے ، یا آپ کو لوہے کا ٹکڑا دیتا ہے اور آپ کی آنکھوں کے سامنے یہ تصور آتا ہے جس سے آپ کو یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ پاؤنڈ (کرنسی) ہے اور وہ سونے کا ہے ، اور جب یہ خیال اور تصور آپ سے دور ہوتا ہے تو آپ پر حقیقت منکشف ہوجاتی ہے اور آپ اس چیز کو اپنی اصل حالت میں دیکھ لیتے ہیں ،کبھی یہ جادوگر کچھ کیڑے مکوڑے ، بھنورے اور کھنکھجو رے وغیرہ لیتے ہیں اور آپ کی آنکھوں کے سامنے یہ تصور آتا ہے جس سے آپ کو یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ بھیڑ بکریاں ہیں جو چل رہی ہیں اور جب یہ خیال اور تصور آپ سے دور ہوتا ہے تو آپ پر حقیقت منکشف ہوجاتی ہے اور آپ اس چیز کو اپنی اصل حالت میں دیکھ لیتے ہیں ۔

اسکی وجہ جادوگر کی موجودگی ہے ، اس لیے کہ وہ ایسے اعمال کر رہا ہے جس کے نتیجہ میں آپ کی آنکھوں کے سامنے یہ تصور پیدا ہو رہا ہے ، اور جب یہ تصور (خیالی جادو) دور ہوتا ہے تو آپ پر حقیقت منکشف ہوجاتی ہے

اورآپ اس چیز کواپنی اصل حالت میں دیکھ لیتے ہیں ، اگرآپ ان کا غذات کی طرف دیکھیں گے کہ یہ تو عام سے کاغذات ہیں ، اور بھیڑ بکریوں کو دیکھیں گے کہ وہ کیڑے مکوڑے بن گئے ، یعنی اپنی اصل حالت میں آگئے ، اس لیے کہ وہ تصوراورخیال آپ سے دور ہوگیا جو آپ کی آنکھوں کے سامنے کیا گیا تھا ، اور یہ خیالی جادو کہلاتا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی ، وہ محض نظربندی اور دھوکہ ہوتا ہے ، اسی طرح سرکس وغیرہ میں جو کمالات دکھائے جاتے ہیں ، یہ دھوکہ باز جادوگر آنکھوں کا جادو پیش کرتے ہیں ، آپ کو ایسا نظر آتا ہے جیسے کہ وہ رسی پر چل رہا ہے ، یا پھر چھرے کی دھار پر چل رہا ہے ، یا گاڑی کے نیچے لیٹ جاتا ہےاور گاڑی اس کے اوپر سے چلتی ہےاوراسے کچھ نہیں ہوتا ، یا ہتھوڑے سے اس مارا جاتا ہے ، یہ سب جھوٹ ہوتا ہےجس کی کوئی حقیقت نہیں ، نہ کسی ہتوڑے سے اسے مارا گیا ، نہ کسی چھرے سے ، نہ کوئی گاڑی اس پر چلی ، بلکہ یہ سب آپ کی نظروں کے سامنے جادو کے ذریعہ ایک خیال اور تصور پیش کیا گیا ، جو کہ جھوٹ ہےجس کی کوئی حقیقت نہیں ۔

یہ سب خیالی باطل جادو ہے ، اور جادو کا ذکر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر کیا ہے ، اس کے شدید خطرہ کے باعث ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قوم فرعون کا قصہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ سورۃ الأعراف اور سورۃ طٰہ میں بیان کیا ، تفصیل کے ساتھ یہ قصہ سورۃ الشعراء میں بیان کیا گیا ، اس کے تمام واقعات بیان کیے گئے اوراس کا انجام بھی بیان کیا گیا جو جادو کی شکست اور حق کی فتح اور نصرت کی شکل میں اختتام پذیر ہوا ۔

اللہ تعالیٰ نے یہود کا بھی ذکر کیا ہے ، یہود جادو کے ساتھ وابستہ تھے ، اور جب انہوں نے تورات میں تحریف یعنی ردوبدل کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں سزا دی ، انہوں نے تورات کو جادو اور جادو کے علم سے تبدیل کرڈالا ، وحی الٰہی کا علم جو موسیٰ علیہ السلام لیکر آئے تھے اسے جادو کے علم سے جو شیاطین کا ہے ، اس سے تبدیل کرڈالا ، یہ ان کی سزا تھی ، اس لیے کہ جو حق کو چھوڑ دیتا ہےاسے باطل میں مبتلا کر دیا جاتا ہے ، یہی ہے اللہ تعالیٰ کا طریقہ کہ جس نے حق جاننے کے بعد بھی اسے چھوڑ دیا اوراس پر عمل نہ کیا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے باطل میں مبتلا کر دیتے ہیں بطور سزا ﴿فلما زاغوا أزاغ الله قلوبهم، والله لا يهدي القوم الفاسقين﴾ [الصف : ٥]

ترجمہ : (پس جب وہ لوگ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ نے انکے دلوں کو (اور) ٹیڑھا کر دیا، اوراللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا) .

جواللہ تعالیٰ کی اطاعت اورفرمانبرداری میں مصروف ہوجاتا ہےتو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرتے ہیں ، اورجوفرمانبرداری ترک کردیتاہےتووہ نافرمانی میں مبتلا کردیا جاتا ہے ، نافرمانی اورگناہوں میں مبتلا کردیا جاتا ہے، اورجوایمان کوترک کرتا ہے وہ کفر میں مبتلا کردیا جاتا ہے ، جومفید نفع بخش علم کوترک کرتا ہے وہ باطل علم میں مبتلا کردیا جاتا ہے ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کاارشاد ہے : ﴿ولما جاءهم﴾ (جب وہ ان کے پاس تشریف لائے) یعنی اللہ تعالیٰ کےرسول محمدﷺ ، ﴿لما جاءهم﴾ (جب ان لوگوں کے پاس آئے) یعنی : یہود ، جب کبھی ان کے پاس اللہ کا کوئی رسول ان کی کتاب کی تصدیق کرنے والا آیا ، ان اہل کتاب (یہود) کےایک فرقہ نے اللہ کی کتاب کواس طرح پیٹھ پیچھے ڈال دیا، گویا جانتے ہی نہ تھے ، انہوں نے تورات کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا اس لیے کہ اس میں محمدﷺ کی نبوت اوررسالت کا ذکر ہے ، بس اسی وجہ سے انہوں نے اس کا انکار کیا اوراسے ترک کردیا کہ اللہ تعالیٰ نے تورات اورانجیل میں محمدﷺ کی نبوت کا ذکر کیا ہے ، ﴿الذين يتبعون الرسول النبي الأمي الذى يجدونه مكتوبا عندهم فى التوراة والإنجيل﴾ [الأعراف : ١٥٧]

ترجمہ : (جولوگ ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں) .

تورات اورانجیل کا ذکر کیا گیا ، نبیﷺ کی نبوت اوررسالت کا ذکر کیا گیا ، لہٰذا یہود نے اس میں تحریف کی اور رسول اللہﷺ کے ذکر کا انکار کیا ضد اورحسد کی وجہ سے ، نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سزادی اوروہ جادو کے علم میں مصروف ہوگئے ۔

﴿نبذ فريق من الذين أوتوا الكتاب ، كتاب الله ورآء ظهورهم كأنهم لا يعلمون﴾

[البقرة : ١٠١]

ترجمہ : (ان اہل کتاب کےایک فرقہ نے اللہ کی کتاب کواس طرح پیٹھ پیچھے ڈال دیا، گویا جانتے ہی نہ تھے) .

﴿واتبعوا ما تتلوا الشياطين علىٰ ملك سليمان﴾ [البقرة : ١٠٢]

ترجمہ : (اوراس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین (حضرت) سلیمان کی حکومت میں پڑھتے تھے) .

اوروہ چیز جادو ہی ہے ، جواس بات کی دلیل ہے کہ جادوشیاطین کا عمل ہے ، یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ جادوشیاطین کا عمل ہے ۔

(جوشیاطین پڑھا کرتے تھے) یعنی جوان شیاطین کے اعمال اور معمولات تھے ، (سلیمان کی حکومت میں) یعنی سلیمان علیہ السلام کے دورحکومت میں ، اس لیے کہ سلیمان علیہ السلام کے لیے جن مسخر کردیے گئے تھے ، شیاطین اور جنات میں جادوگر بھی ہوا کرتے تھے ، اور وہ سلیمان علیہ السلام کے دورحکومت میں جادو کیا کرتے تھے ، لیکن سلیمان علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ نے جادو سے حفاظت فرمائی تھی ، اس لیے کہ وہ اللہ کے رسول تھے ، لیکن ان لوگوں نے شدت کفر اور انکار کی وجہ سے جادو کی نسبت سلیمان علیہ السلام کی طرف کردی کہ جادو سلیمان علیہ السلام کا عمل ہے اور انہوں نے سلیمان علیہ السلام سے سیکھا ہے ، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس سے مبرا اور پاک قرار دیا ﴿وما کفر سلیمان ، ولکن الشیاطین کفروا﴾ (سلیمان نے تو کفر نہ کیا تھا، بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا) ، یعنی سلیمان علیہ السلام نے کبھی جادو نہ کیا تھا ، اس لیے کہ جادو کرنا کفر ہے ۔

أنبیاء کرام کفر کے معاملات نہیں کیا کرتے ، اور ان میں سے ایک سلیمان علیہ السلام بھی ہیں ، اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا (سلیمان نے تو کفر نہ کیا تھا) اس بات کی دلیل ہے کہ جادوگر کافر ہوتا ہے ، اور جادو کی تعلیم حاصل کرنا بھی کفر ہے ، پھر فرمایا (بلکہ یہ کفر شیاطین کا تھا، وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے) جو اس بات کی دلیل ہے کہ جادو کی تعلیم حاصل کرنا کفر ہے ، (وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے، اور بابل میں ہاروت ماروت دوفرشتوں پر جو اتارا گیا تھا، وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر)، بابل عراق کا ایک شہر ہے ، ہاروت اور ماروت دوفرشتے تھے جو جادو کی تعلیم دینے سے قبل یہ نصیحت کر دیا کرتے تھے کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں اور جادو کی تعلیم حاصل کرنا کفر ہے جائز نہیں ، اور ان دوفرشتوں کا یہ کہنا کہ (ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر) اس بات کی دلیل ہے کہ جس نے جادو کی تعلیم حاصل کی تو اس نے کفر کیا ۔

(پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند و بیوی میں جدائی ڈال دیں) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے ، اور وہ خاوند و بیوی میں جدائی ڈالتا ہے ، خاوند کے دل میں بیوی سے بغض اور نفرت ڈالتا ہے، اور اسی طرح بیوی کے دل میں بھی خاوند سے بغض اور نفرت ڈالتا ہے ، یقیناً یہ جادو کا ہی اثر ہوتا ہے ، (اور در اصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے) یعنی اللہ تعالیٰ کی قضا وقدر کے بغیر ، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی نے خیر بھی مقدر فرمایا اور شر بھی ، کفر بھی مقدر فرمایا اور ایمان بھی ، بیماری بھی مقدر فرمائی اور

صحت بھی ، ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مقدر کی ہوئی ہے ، لیکن اللہ تعالیٰ نقصانات کو بطور سزا مقدر فرماتا ہے ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نقصانات کو لوگوں کے لیے بطور سزا اور بطور امتحان مقدر فرماتا ہے ، فائدوں کو لوگوں کے لیے بطور رحمت اور نیک اعمال کے صلہ کے طور پر مقدر فرماتا ہے ، (دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے)، (یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ پہنچا سکے) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جادو میں صرف نقصان ہی نقصان ہے کبھی کوئی فائدہ نہیں ۔

بعض حرام چیزوں میں کبھی کچھ نفع بھی پایا جاتا ہے ، لیکن اس کا نفع کم اور نقصان زیادہ ہوتا ہے ، اور اسی لیے اسے حرام قرار دیا جاتا ہے ، اس لیے کہ جس چیز میں نقصان زیادہ ہو وہ حرام ہوتی ہے ، معمولی نفع کو عظیم نقصان کے مقابلہ میں نہیں دیکھا جاتا ، عظیم نقصان کے مقابلہ میں معمولی نفع کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے ، یہ ایک شرعی قاعدہ ہے ، جبکہ جادو میں تو نفع کا کوئی پہلو ہی نہیں ، نہ کم نہ زیادہ ، (یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ پہنچا سکے) ، اللہ تعالیٰ نے جادو میں نفع کی مطلقاً تردید کر دی ہے ، اور سے خالصتاً نقصان قرار دیا ہے ، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جادو حرام ہے اور وہ نقصان دہ ہے ، جب کسی چیز میں نفع اور نقصان دونوں پائے جاتے ہوں لیکن نفع کی مقدار نقصان کے مقابلہ بہت کم ہو تو وہ چیز حرام ہوتی ہے ، جادو میں تو نفع بالکل ہی نہیں ، لہٰذا اس کی حرمت تو اور بھی زیادہ ہوگی ، پھر فرمایا (اور وہ بالیقین جانتے ہیں کہ اسکا خریدار) مراد ہے سیکھنے والا ، خریدار سے اس لیے تعبیر کیا کہ کسی چیز کو خریدنے کا مطلب ہے اسکے بدلے کسی اور چیز کو دینا ، خرید وفروخت میں خریدار مال دیتا ہے اور اسکے بدلے کچھ اور چیز لیتا ہے ، اسی طرح جادو سیکھنے والے نے اپنا ایمان دیا اور جادو کی تعلیم حاصل کی ، یہ درحقیقت خریدنا ہی ہے ، اس نے اپنا عقیدہ، ایمان اور دین کو جادو سے تبدیل کر لیا ، اور یہ بہت ہی گھاٹے کا سودہ ہے ، (اور وہ بالیقین جانتے ہیں کہ اسکا خریدار) یعنی جس نے دین اور عقیدہ سے اسے تبدیل کر ڈالا ، (اس کے لینے والے کا آخرت میں) یعنی جنت میں (کوئی حصہ نہیں) یعنی کوئی نصیب نہیں، یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ جادو کفر ہے اور جادوگر کافر ہے ، اس لیے کہ جنت اہل ایمان پر حرام نہیں ، صرف کافر پر حرام ہے ، (انہوں نے کہا کہ اللہ نے جنت کافروں پر حرام کر دی ہے) ، (جو کوئی اللہ کے ساتھ شریک ٹھرائے گا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے) ، جادوگر جنت سے محروم ہے اور اس کا جنت میں کوئی حصہ نہیں ، یہ بھی جادوگر کے کافر ہونے کی دلیل ہے ، اس لیے کہ مکمل طور سے جنت سے محروم

صرف کافر ہی ہوگا ، لیکن مؤمن اگر چہ اس کا ایمان کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو وہ جنت سے مکمل طور سے محروم نہیں کیا جاتا ، اگر اپنے برے اعمال کے نتیجہ میں بطور سزا جہنم میں داخل بھی کر دیا جائے تو ایک دن وہ اس سے ضرور نکالا جائے گا اور جنت میں داخل کر دیا جائے گا ، جنت سے مکمل طور پر صرف کافر ہی محروم کیا جاتا ہے ، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جادوگر کافر ہے ، اس لیے کہ وہ جنت سے محروم کر دیا گیا ہے ، یہ تو اس مذکورہ آیت سے دلیل ہے کہ جادوگر کافر ہے ، اس کے علاوہ بھی بہت سے مقامات پر مختلف آیات میں اس کا ذکر آیا ہے ، (اور وہ بالیقین جانتے ہیں کہ اس کے لینے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اور وہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں، کاش کہ یہ جانتے ہوتے)، پھر فرمایا (اگر یہ لوگ صاحب ایمان متقی بن جاتے) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جادوگر نہ تو مؤمن ہے اور نہ ہی متقی ۔

(اگر یہ لوگ صاحب ایمان متقی بن جاتے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہترین ثواب انہیں ملتا، اگر یہ جانتے ہوتے)، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جادوگر نہ تو صاحب ایمان ہے اور نہ ہی متقی، جس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ کافر ہے ، یہ آیت کریمہ سے دلیل ہے کہ جادو کفر اکبر ہے جو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے ، اعوذ باللہ ۔

سورۃ یونس آیت ۷۷ میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان (جادوگر کبھی کامیاب نہ ہونگے) اور سورۃ طٰہٰ آیت ۶۹ میں فرمایا (جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا)، [کامیاب نہیں ہوتا] یہ اس کے کفر کی دلیل ہے ، اس لیے کہ کبھی کامیاب نہ ہوگا وہ کافر ہی ہے ، جبکہ مؤمن اگر چہ اس کا ایمان کمزور بھی ہو تو بہر حال وہ اپنے ایمان کے مطابق ایک دن ضرور کامیاب ہوگا ، کامیابی سے ہمیشہ کے لیے محروم نہیں رہے گا ، جو کامیابی سے ہمیشہ کے لیے محروم رہے گا وہ کافر ہی ہے ، (جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا) ، اللہ تعالیٰ کے جادوگر کو فسادی سے بھی تعبیر کیا ہے سورۂ یونس آیت ۸۱: (موسیٰ [علیہ السلام] نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے، یقینی بات ہے کہ اللہ اس کو ابھی درہم برہم کیے دیتا ہے، اللہ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا)، (اللہ اس کو ابھی درہم برہم کیے دیتا ہے) یقیناً اللہ اہل ایمان کے ہاتھوں اسے درہم برہم کرے گا ، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ وحی کے ذریعہ کرے گا ، پھر فرمایا : (اللہ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا) جو اس بات کی دلیل ہے کہ جادوگر فسادی ہے، زمین میں فساد برپا کرتا ہے ، ملک میں فساد کرتا ہے ، عقائد میں فساد کرتا ہے ، لوگوں کا مال باطل طریقہ سے کھاتا ہے ، لوگوں کو دھوکہ دیتا

ہے ، لوگوں کے عقائد میں خلل ڈالتا ہے ، جادوگر ہر اعتبار سے فسادی ہے (اللہ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا) ۔

سورۃ الفلق میں فرمایا: ﴿قل أعوذ برب الفلق ☆ من شر ما خلق ☆ ومن شر غاسق إذا وقب ☆ ومن شر النفاثات في العقد﴾ .

ترجمہ : (آپ کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ☆ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے ☆ اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے ☆ اور گرہ [لگا کر ان] میں پھونکنے والیوں کے شر سے [بھی])۔

النفاثات : مراد ہے جادوگرنیاں ، النفث : کے معنیٰ ہیں ، کچھ تھوک کے ساتھ کسی چیز پر پھونکنا ، وہ اس لیے کہ جادوگر یا جادوگرنی شیطانی تعویذات پڑھ کر جس میں وہ شیاطین سے مدد مانگتے ہیں ، یہ شیطانی تعویذات پڑھنے کے بعد وہ دھاگوں پر پھونکتے ہیں اور گرہ لگاتے ہیں ، جس کے نتیجہ میں جادو واقع ہوتا ہے ، محض دھاگہ اور گرہ کی وجہ سے ایسا نہیں ہوتا ، بلکہ ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ اس جادوگر نے شیاطین سے مدد مانگی تھی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ شرک کیا تھا ، اور پھونک لگانے میں شیاطین کو ان کے ناموں سے پکارا تھا ، لیکن بیوقوف نادان شخص یہ جانتا ہی نہیں کہ جادوگر نے کیا پڑھا اور کیا پھونکا ، وہ سمجھتا ہے کہ یہ محض دھاگہ ہے اور اس میں قرآنی آیات پڑھ کر پھونکا گیا ہے ، وہ کہتا ہے کہ ماشاءاللہ فلاں شخص قرآن پڑھ کر پھونکتا ہے ، جبکہ وہ قرآن نہیں شیطان کا کلام پڑھ کر پھونک رہا ہوتا ہے ، وہ رحمٰن کا کلام نہیں پڑھتا ، بلکہ کچھ خاص جملے اور اشارے ہوتے ہیں جسے وہ جانتے ہیں اور یہ کوئی نازل کردہ وحی الٰہی کا کلام نہیں ہوتا ، بلکہ یہ شیطانی وحی کا کلام ہوتا ہے جس سے ناواقف لوگ دھوکہ میں آجاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ شرعی تعویذ ہے ، کہتے ہیں کہ فلاں پڑھتا ہے اور پھونکتا ہے ، یہ بات صحیح نہیں ، یہ بات کو گول مول کرنا ہے ۔

(اور گرہ [لگا کر ان] میں پھونکنے والیوں کے شر سے [بھی]) پھونکنے والیاں : اس سے مراد جادوگرنیاں ہیں ، اور گرہ لگا کر پھونکنا جیسا کہ آپ لوگ جانتے ہیں ، دھاگے میں گرہ لگاتی ہے پھر شرکیہ اور شیطانی کلمات پڑھ کر پھونکتی ہے ، شیاطین کی مدد سے جس پر جادو کیا جا رہا ہے اسے نقصان پہنچایا جاتا ہے ، یا اسے جان سے مار

ڈالا جاتا ہے ، یا اسے بیمار کردیا جاتا ہے ، یا اس کی بیوی اور بیوی کے لیے خاوند کے دل میں نفرت ڈال دی جاتی ہے وغیرہ وغیرہ ۔

احادیث کریمہ سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے جادو کو مہلک چیزوں میں شمار کیا ہے ، ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ : ''سات مہلک چیزوں سے اجتناب کرو'' پوچھا گیا : وہ کیا ہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا : ''اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا ، جادو ، کسی نفس کو بغیر شرعی وجہ کے قتل کرنا ، سود کھانا ، یتیم کا مال کھانا ، دشمن کے مقابلہ سے پیچھے ہٹ جانا ، پاک دامن بھولی بھالی باایمان عورتوں پر تہمت لگانا'' ، اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے جادو کو شرک کے بعد دوسری بڑی مہلک چیز قرار دیا ہے ، جو اس بات کی دلیل ہے کہ جادو انتہائی بری اور قبیح چیز ہے ۔

الموبقات : یعنی ہلاک کردینے والی چیزیں ، اس کے علاوہ سورۃ البقرۃ میں بھی واضح کردیا گیا ہے کہ جادو کی تعلیم حاصل کرنا کفر ہے اور جادوگر کافر ہے ۔

نبی ﷺ نے جادو کی بہت سی قسمیں بیان فرمائی ہیں ۔ تاکہ لوگوں کو اس خبردار کیا جاسکے ۔ مثال کے طور پر نبی ﷺ کا یہ فرمان : ''جس کسی نے ستاروں کا کچھ علم حاصل کیا تو اس نے جادو کا علم حاصل کیا ، زیادہ ہو یا کم'' اس سے ثابت ہوگیا کہ نجومی بھی جادوگر ہیں ، ستاروں کے ذریعہ زمینی واقعات بیان کرتے ہیں ، کہتے ہیں کہ فلاں ستارہ نمودار ہوگا تو بیماری ہوگی یا موت واقع ہوگی ، یا بارش زرخیزی اور شادابی ہوگی ، فلاں ستارہ نمودار ہوگا تو مہنگائی یا سستائی ہوگی ، یہ ہے علم نجوم ، اعوذ باللہ ، یہ کفر اور علم غیب کا دعویٰ ہے ، مستقبل میں کیا ہونے والا ہے ، زندگی موت ، مہنگائی سستائی ، قحط اور خشک سالی وغیرہ ، اس سب کا علم صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس ہے ، لہٰذا جو مستقبل کی باتیں بتاتا ہے تو گویا وہ علم الغیب کا دعویٰ کرتا ہے ، اور وہ یہ دعویٰ علم نجوم کے ذریعہ کرتا ہے جو کہ جادو کا ایک حصہ ہے ۔

ستاروں کا علم یا علم نجوم بھی درحقیقت جادو کا ہی علم ہے ، جس نے ستاروں کا علم حاصل کیا اور ستاروں کے ذریعہ زمین میں جو کچھ ہو رہا ہے اور مستقبل میں جو ہونے والا ہے جس کا تعلق لوگوں کی زندگی ،موت ، بیماری ، صحت ،امیری ،غریبی ،مہنگائی ،سستائی وغیرہ سے ہے ، اس کے بارے میں بیان کیا تو یہ بھی جادو ہی ہے ، چاہو تو اسے نجومی کہو یا جادوگر کہو ، بات ایک ہی ہے ، علم نجوم جادو کا ہی علم ہے ۔

ہاں ستاروں کا وہ علم جس کے ذریعہ درجہ حرارت یا موسم کے احوال یا نماز کے اوقات معلوم ہوں ، یہ ایک اچھا علم ہے ، جادو نہیں ۔

اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو تین مقاصد کے لیے پیدا کیا ہے : آسمان کی خوبصورتی کے لیے ، شیاطین کو رجم کرنے کے لیے ، اور راستہ پہچاننے کے لیے ، (اور وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لئے ستاروں کو پیدا کیا، تا کہ تم ان کے ذریعہ سے اندھیروں میں، خشکی میں اور دریا میں بھی راستہ معلوم کرسکو) (سورۂ انعام آیت ۹۷)۔

(ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے آراستہ کیا) (سورۂ صافات آیت ٦)، اور سرکش شیاطین سے آسمان کی حفاظت کے لیے تا کہ عالم بالا کے فرشتوں [کی باتیں] نہ سن پائیں ، اسی لیے ایسے شیاطین کو ان ستاروں کی آگ سے مارا جاتا ہے ، تو وہ جل جاتے ہیں ، ستارے پیدا کرنے کے یہ مقاصد ہیں ، لیکن اگر ستاروں کے ذریعہ سے زمین پر جاری مستقبل کے حالات معلوم کیے جائیں تو یہ جادوگروں اور نجومیوں کا کام ہے ، یہی نبی ﷺ کے فرمان کا مطلب ہے ''جس کسی نے ستاروں کا کچھ علم حاصل کیا تو اس نے جادو کا علم حاصل کیا ، زیادہ ہو یا کم'' ، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس قسم کا علم نجوم جادو ہے اور نجومی بھی جادوگر ہے ، اور جادوگر کافر ہے ملت اسلامیہ سے خارج ہے ، اور جو کوئی بھی علم الغیب کا دعویٰ کرے وہ بھی کافر ہے ، بلکہ وہ بڑے طاغوتوں میں سے ہے ، اس لیے کہ غیب کا علم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کسی کے پاس نہیں ، اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کچھ علم سے مطلع فرمایا ہے وہ انبیاء کرام ہیں ، (وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا ☆ سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ پسند کرلے) (سورۂ جن: ۲۷۔۲۸)، اللہ سبحانہ وتعالیٰ انبیاء کرام کو غیب کی کچھ باتوں سے مطلع کردیتے ہیں کسی خاص مصلحت کی وجہ سے ، اور یہ انبیاء کرام کے معجزات ہوتے ہیں ، لیکن انبیاء کرام کو یہ علم بذات خود حاصل نہیں ہوتا ، اور

نہ ہی علم نجوم یا جادو کے ذریعہ سے ، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ وحی کے ذریعہ سے انہیں وہ باتیں معلوم ہوتی ہیں ، لیکن جو علم الغیب کا دعویٰ کرے تو وہ مشرک اور کافر ہی تصور کیا جائے گا ، اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کچھ صفات میں مشارکت کا دعویٰ کر رہا ہے ، اور وہ ہے علم الغیب کی صفت ، جو صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے یا جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے کچھ علم پر مطلع کر دیا ہو اور وہ ہیں انبیاء کرام ، اللہ تعالیٰ نے جادوگروں کو کاہن اور نجومیوں کو غیب کے علم پر مطلع نہیں کیا ہے ، یہ تو ان کی طرف سے جھوٹ باندھا جا رہا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ، اس لیے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کفر کیا اور شرک کیا ۔
یہ جادو کی ایک قسم ہے جسے علم النجوم کہا جاتا ہے .

دوسری قسم : دھاگوں میں پھونکنا اور گرہ لگانا ، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے (اور گرہ [لگا کر ان] میں پھونکنے والیوں کے شر سے [بھی]) ، شیاطین کے نام یا اور شیطانی تعویذات پڑھ کر دھاگوں میں گرہ لگا کر اس میں پھونکنا ، یہ ایک قسم ہے ، بلکہ یہ جادو کی سب سے بڑی قسم ہے اور یہ بالکل واضح کفر ہے ، اعوذ باللہ ۔

نبی ﷺ نے علم البیان کو بھی جادو کی ایک قسم قرار دیا ہے ، جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے : ''اشعار میں کچھ حکمت والے شعر بھی ہیں ، اور بیان میں جادو والے بیانات بھی ہیں'' ، بیان ، خطبہ ، تقریر میں زبان کی فصاحت بلاغت اور انداز بیان کی بڑی اہمیت ہے ، اور کبھی یہ جادو کا کام بھی کرتا ہے ، اس لیے کہ تقریر کرنے والے کا انداز بیان نہایت عمدہ ہو تو وہ بڑی خوبصورتی سے حق کو باطل اور باطل کو حق کی صورت میں بیان کرتا ہے اور لوگ اس کے دھوکے میں آجاتے ہیں ۔

باطل کی دعوت دینے والے ۔ اعوذ باللہ ۔ اسی قسم کے ہوتے ہیں ، جب وہ کوئی تقریر کرتا ہے تو لوگوں کو کفر اور شرک کی طرف بلاتا ہے ، اور اپنے انداز بیان کے ذریعہ بے بنیاد دلائل پیش کرتا ہے ، اور لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ حق بات کر رہا ہے ، اسی لیے نبی ﷺ نے فرمایا : ''اور بیان میں جادو والے بیانات بھی ہیں'' ، یہاں نبی ﷺ کا یہ فرمانا : ''بیان میں'' اس بات کی دلیل ہے کہ ہر قسم کا بیان برا نہیں ، جس بیان میں حق بات کی جائے اور حق کی تائید کی جائے وہ برا نہیں اچھا ہے ۔

خطیب اور تقریر کرنے والا اگر اپنی فصاحت اور انداز بیان کو اللہ کے دین کی نصرت کے لیے اور لوگوں تک صحیح علم پہنچانے کے لیے اور خیر کی دعوت دینے کے لیے استعمال کریگا تو یہ بڑی اچھی بات ہے لائق تعریف ہے ، لیکن اگر خطیب یا مصنف یا جادوگر اگر اسی چیز کو باطل کی نصرت کے لیے استعمال کریگا تو یہ جادو ہوگا ، ''اور بیان میں جادو والے بیانات بھی ہیں'' ، مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے انداز بیان سے لوگوں کی ذہنوں پر حاوی ہو جاتا ہے اور اس کے انداز کی وجہ سے لوگ باطل کو حق تسلیم کرتے ہیں ، لہٰذا یہ جادو کی ایک قسم ہے جو کفر تک لے جاسکتی ہے ، اور کچھ کفر تو نہیں ہوتیں لیکن اس کے بہت ہی قریب ہوتی ہیں ۔

اسی طرح نبی ﷺ نے چغل خوری کو بھی جادو کی قسموں میں شمار کیا ہے ، کیا آپ لوگ جانتے ہیں چغل خوری کیا ہوتی ہے ؟

چغل خوری : فساد کی نیت سے لوگوں کی بات ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا ، چغل خور ایک شخص کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں تم کو گالیاں دیتا ہے ، فلاں تمہاری برائی کرتا ہے ، کہتا ہے تم کنجوس ہو ، تم جاہل ہو ، تم ایسے ہو ویسے ہو ، غرض یہ کہ اس شخص کے سینہ کو دوسرے کے لیے بغض اور نفرت سے بھر دیتا ہے ، پھر دوسرے کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے فلاں تم کو گالیاں دیتا ہے ، فلاں تمہاری برائی کرتا ہے ، اور اس طرح دو دوستوں میں دشمنی ڈال دیتا ہے ، مؤمنوں میں دشمنی ڈال دیتا ہے ، مؤمن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں ، چغل خور دونوں سے یہی کہتا ہے کہ فلاں آپ کے بارے میں ایسا کہتا ہے ویسا کہتا ہے ، اور اس طرح مسلمانوں میں تفرقہ ڈال دیتا ہے ، بلکہ کبھی تو نوبت جنگ تک آجاتی ہے ، اور کبھی مسلمانوں میں ایسی دوری ہو جاتی ہے کہ وہ مرتے دم تک آپس میں ایک دوسرے سے نہیں ملتے ۔

کبھی رشتہ داروں میں دوری ڈالتا ہے ، باپ اور بیٹے کے درمیان ، ماں بیٹے کے درمیان ، بھائی بھائی کے درمیان ، کبھی عالم دین اور اس کے شاگردوں کے درمیان ، کبھی شاگردوں میں آپس میں ، کبھی عام مسلمانوں میں دوری ڈالتا ہے ، اور سارا معاشرہ اس چغل خور کی وجہ سے کینہ بغض اور عداوت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

یہ جادو کی ایک قسم ہے ، اس لیے کہ جادو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ خاوند اور بیوی کے درمیان تفرقہ ڈالتا ہے ، چغل خور بھی اسی طرح محبت کرنے والوں کے درمیان تفرقہ ڈالتا ہے ، اسی لیے بعض سلف صالحین نے فرمایا کہ چغل خور ایک گھنٹہ میں جو فساد برپا کرتا ہے،اس میں جادوگر کو ایک سال لگتا ہے ، اس لیے کہ جادوگر کا فساد دو تین یا ایک گروہ تک محدود ہوتا ہے جبکہ چغل خور کا فساد سارے معاشرے کو برباد کر دیتا ہے ، ہاں سارا معاشرہ ، اس لیے کہ وہ ایک مجلس سے دوسری مجلس میں جاتا ہے ، ایک دفتر سے دوسرے دفتر ، ایک جگہ سے دوسری جگہ اور چغل خوری کا کام بخوبی انجام دیتا رہتا ہے ، یہاں تک سارے معاشرے کے لوگوں میں فساد برپا ہوجاتا ہے ، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا : ''کیا میں تمہیں بتاؤں کہ جادو کیا ہے؟ وہ چغل خوری ہے جو لوگوں کی بات ایک جگہ سے دوسری جگہ کرنا ہے''، یہ جادو کی ایک قسم ہے ، اگر چہ کہ چغل خور کا وہ شرعی حکم نہیں ہے جو جادوگر کا ہے ، چغل خور کو کافر قرار نہیں دیا جاسکتا لیکن اسکا عمل جادوگر کے عمل سے مشابہت رکھتا ہے ، چغل خوری کبیرہ گناہوں میں سے ایک کبیرہ ہے ، لیکن بہرحال کفر نہیں ، حقیقت یہ ہے کہ چغل خوری کے اثرات اور نتائج جادو جیسے یا اس سے بھی خطرناک ہوتے ہیں ، جبکہ چغل خور شرک بھی نہیں کرتا ، شیاطین سے مدد بھی نہیں مانگتا ، شرکیہ کلمات بھی نہیں پڑھتا ، نہ پھونک مارتا ہے اور نہ ہی دھاگوں میں گرہ لگاتا ہے ، چغل خور جادوگر جیسے اعمال نہیں کیا کرتا ، بلکہ اسے جادوگر چغل خوری کے نتائج کے اعتبار سے کہا گیا ۔

چغل خور فاسق ہے ، اس لیے کہ اس نے کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ کا ارتکاب کیا ہے ، اس پر اس گناہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنا واجب ہے ، یہ جادو کی اقسام میں سے ایک قسم ہے جسے نبی ﷺ نے بیان فرمایا ہے ، لہٰذا ضروری ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے اور اس سے دور رہا جائے ۔

اہل علم اور تینوں ائمہ : ابوحنیفہ، مالک،اور شافعی کے نزدیک ، اور علماء کرام کی ایک بڑی تعداد نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ جادوگر کو قتل کیا جائے اور اسے توبہ کی مہلت بھی نہ دی جائے ، اگر یہ بات ثابت ہوجائے کہ وہ جادوگر ہے ، یا تو وہ خود اقرار کرے یا پھر دو شخص اس بات کی گواہی دیں کہ فلاں جادوگر ہے ، اگر ان دونوں باتوں میں سے کسی ایک بات سے بھی ثابت ہوجائے کہ وہ جادوگر ہے تو اس کو قتل کر دیا جائے اور توبہ کی مہلت بھی نہ دی جائے ، اس لیے کہ اگر چہ وہ یہ ظاہر بھی کرے کہ وہ توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ پر یقین نہیں کیا جاسکتا ، اس لیے

کہ وہ توبہ کا اظہار دھوکہ سے کر رہا ہے صرف اپنی جان بچانے کے لیے ، جیسے کہ کوئی ملحد اور مرتد کرتا ہے ، جس طرح ملحد کو توبہ کا موقع نہیں دیا جاتا ، اسی طرح جادوگر کو بھی توبہ کا موقع نہ دیا جائے ، اگر وہ توبہ کا اظہار بھی کرے تو اس بات کی کیا ضمانت ہے آئندہ لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں گے ، اور اس کی دلیل نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے :
''جادوگر کی سزا تلوار سے مارنا ہے'' ۔

یہ حدیث صحیح اسناد کے ساتھ مرفوعا بھی ثابت ہے اور موقوفا بھی کہ جادوگر کی سزا تلوار سے مارنا ہے اس کی توبہ قبول کیے بغیر ، اور اس میں حکمت یہ ہے کہ مستقبل میں اس کے شر سے محفوظ رہنے کی کوئی ضمانت نہیں اور وہ محض اپنی جان بچانے کے لیے دھوکہ دے رہا ہے کہ وہ توبہ کرتا ہے ، جس طرح وہ جادو کے ذریعہ دھوکہ دیتا رہا ہے، اسی طرح اب وہ توبہ کا اظہار کر کے دھوکہ دے رہا ہے ، اور اس لیے بھی کہ حدیث میں کسی قسم کی قید نہیں لگائی گئی بلکہ لفظ عام ہے کہ ''جادوگر کی سزا تلوار سے مارنا ہے'' ، اس میں توبہ کی مہلت دینے کا کوئی ذکر نہیں ، لہٰذا یہی صحیح قول ہے کہ اسے قتل کیا جائے اور توبہ کی نہ تو مہلت دی جائے اور نہ ہی توبہ قبول کی جائے ، یہی اہل علم کی ایک بڑی تعداد کی رائے ہے ، اور اس کے جادو کی تفصیلات بھی معلوم نہ کی جائیں کہ تمہارا جادو کس قسم کا ہے ؟
یہ نہیں کہا جائے گا کہ ہمیں اپنے جادو کی اقسام بیان کرو ، جبکہ بعض علماء کا قول ہے کہ اس کے جادو کی تفصیلات دریافت کی جائیں ، اگر اس کا جادو اس قسم کا ہے جو کفر ہے تو اس پر کفر کا حکم لاگو ہوگا ، اور اگر اس قسم کا نہیں ہے تو اس پر کفر کا حکم لاگو نہیں ہوگا ، لیکن اس کو جادو سے روکا جائے گا ، اور یہ بات درست نہیں ، اس لیے کہ جادو کسی بھی قسم کا ہو وہ کفر ہی ہوتا ہے ، ہمیشہ ، اس لیے کہ یہ شیاطین کے بغیر ممکن ہی نہیں ، یہی صحیح قول ہے ، کوئی بھی جادو ہو وہ شیاطین کے ذریعہ ہی ہوتا ہے ، لہٰذا صحیح اور راجح قول جس پر جمہور اہل علم ہیں کہ جادو کسی بھی قسم کا ہو وہ کفر ہے اور جادوگر کی سزا قتل ہے ، اور جس نے معاملہ تفصیل کا ذکر کیا ہے اس کا قول مرجوح اور ضعیف ہے ، اس لیے کہ اس کا قول وہم پر قائم ہے ، اس کو یہ وہم ہے کہ جادو کی کچھ اقسام شیاطین کے عمل کے بغیر ہوتی ہیں ، جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہوتا ، کوئی بھی جادو شیاطین کے عمل کے بغیر نہیں ہوتا ، اور کوئی بھی جادوگر ایسا نہیں جو مشرک نہ ہو ، کوئی جادوگر ایسا نہیں جو مشرک نہ ہو ، اور ایسا سمجھنا محض ایک تصور ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں کہ کفر کے بغیر بھی کوئی جادو ہوتا ہے ، یہ ہرگز صحیح نہیں ، نہ زمینی حقائق اس کی گاہی دے رہے ہیں ، ایسا سمجھنا محض ایک گمان ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ۔

یہ ہے جادوگر کا حکم ، اسے قتل کیا جائے اور اس کی توبہ قبول نہ کی جائے ، اور اس کی دلیل نبی ﷺ کا یہ فرمان : ''جادوگر کی سزا تلوار سے مارنا ہے'' ، اور اس لیے بھی کہ خلیفہ ثانی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے والیوں (گورنر) کو لکھا کہ [ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کر ڈالو] ، اور انہوں نے اس میں توبہ کا کوئی ذکر نہیں کیا ، اس قول کو نقل کر کے والے راوی کے کہا کہ ہم نے عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے تین جادوگروں کو قتل کر ڈالا .

یہ ہیں خلفاء راشدین کے خلیفہ ثانی عمر رضی اللہ عنہ ، مہاجرین اور انصار کو حکم دیا کہ جاگروں کو قتل کر ڈالو ، اور کسی نے بھی ان کی مخالفت نہیں کی ، یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ جادوگر کو قتل کیا جائے اور اس کی توبہ قبول نہ کی جائے.
اسی طرح حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا جو کہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں ، انہوں نے ایک لڑکی کو قتل کر ڈالا جس نے ان پر جادو کیا تھا ، جبکہ وہ ام المؤمنین اور جلیل القدر صحابیہ ہیں ، انہوں نے اس لڑکی کو قتل کر دیا جس نے ان پر جادو کیا تھا ، لہٰذا صحابیہ کا عمل حجت ہے ، اسی طرح جندب بن کعب الازدی رضی اللہ عنہ نے ایک جادوگر کو خلیفہ کی مجلس میں قتل کر ڈالا ، اسے تلوار سے قتل کر ڈالا ، یہ بھی جلیل القدر صحابی کا عمل ہے .
اسی لیے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا : جادوگر کو قتل کرنا ، نبی ﷺ کے تین صحابہ کرام سے ثابت ہے ، یعنی عمر ابن الخطاب اور ان کی بیٹی حفصہ بنت عمر اور جندب رضی اللہ عنہم اجمعین ، پھر نبی ﷺ کا یہ فرمان : ''جادوگر کی سزا تلوار سے مارنا ہے'' ، یہ سب اس بات کی دلیل ہیں کہ جادوگر کو قتل کیا جائے اور اس کی توبہ قبول نہ کی جائے ، بلکہ جلد از جلد اسے قتل کر دیا جائے تاکہ مسلمانوں کو اس کے شر سے محفوظ رکھا جا سکے ۔

بہرحال معاملہ انتہائی خطرناک ہے ، اور جس شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں جادوگر ہے ، اس ملک میں یا کسی اور ملک میں ، تو اسے چاہیے کہ فوراً حکومت کو اس سے آگاہ کرے ، تاکہ اسے گرفتار کیا جا سکے اور مسلمانوں کو اس کے شر اور فساد سے محفوظ رکھا جا سکے ۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ سب کو اس بات کی توفیق دے جس میں اسلام اور مسلمانوں کی بہتری ہو ، اور جس میں دلوں کی سلامتی ہو ، آپس میں اتفاق اور اتحاد ہو ، حق کی نصرت ہو اور باطل کی شکست ہو ۔

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

سوالات

سوال : فضیلۃ الشیخ ، آپ کی کیا رائے ہے پیالی پڑھنے کے بارے میں یا ہاتھ کی لکیریں پڑھنے کے بارے میں یا وہ جو اخبارات میں ستاروں سے قسمت کا حال جاننے کے بارے میں شائع ہوتا ہے ؟

جواب : یہ سب جادو کی قسمیں ہیں ، پیالی پڑھنا ، ہاتھ پڑھنا ، اور ستاروں کے ذریعہ قسمت کا حال بتانا جو اخبارات میں شائع ہوتا ہے ، یہ سب علم الغیب کا دعویٰ کرنا ہے ، یعنی یہ کہانت ہے ، اور کہانت جادو کی ایک قسم ہے ، یہ سب باطل اعمال ہیں ، کہانت جادو ہے ، عیافہ والطرق ، طرق الحصی ، ضرب الودع ، نثر الودع ، سب جادو کی مختلف اقسام ہیں ۔

سوال : ایک شخص جادوگر کے پاس جاتا ہے اور کسی دوسرے شخص پر جادو کرواتا ہے ، پھر یہ شخص اپنے عمل سے توبہ کر لیتا ہے ، تو اب وہ کیا کرے ؟

جواب : اسے اس کے جرم کے مطابق سزا دی جائے گی ، اگر اس نے اپنے اس عمل سے دوسرے شخص کا قتل کیا ، تو یہ جادوگر کے ساتھ مسلمان کو قتل کرنے میں معاون اور مددگار تصور کیا جائے گا ، اور اگر کوئی جماعت (گروہ) مسلمان کے قتل میں ملوث ہو ، تو یہ سارا گروہ قتل کیا جائے گا ، براہ راست قاتل اور اس کے معاون اور مددگار سب پر قصاص کا حکم لاگو ہوگا ، اور اگر قتل نہیں ہوتا بلکہ اس جادو کے نتیجہ میں بیماری لاحق ہو جاتی ہے ، تو اس جرم کے مطابق سزا دی جائے گی ، جس طرح کسی شخص کو اگر مارا جائے اور زخمی کر دیا جائے ، تو عدالت اس کے مطابق سزا دیتی ہے ، اور مرہم پٹی کے اخراجات کی ذمہ داری بھی ہوتی ہے ، اس لیے معاملہ اتنا آسان نہیں کہ بس وہ توبہ کر لیے اور متاثرہ شخص یا میت کو چھوڑ دیا جائے اور معاملہ ختم ، نہیں متاثرہ شخص کا حق باقی رہے گا ، توبہ کر لینے سے مخلوق کا حق ساقط نہیں ہوتا ، بلکہ مخلوق کا حق ادا کرنا واجب ہے ، اگر قصاص ہے تو قصاص کے ذریعہ، اگر مالی نقصان پہنچایا گیا ہے تو مال ادا کیا جائے گا وغیرہ ، اور اس سے معافی اور درگزر کی درخواست بھی کی جائے گی

سوال : سائل کہتا ہے : میری بیوی کومختلف قسم کی بیماریاں لاحق ہیں اور میں نے ڈاکٹروں کوبھی دکھایا ہے ، ڈاکٹروں نے کہا کہ اسے کسی قسم کی جسمانی بیماری نہیں ، میری بیوی کوشک ہے کہ اس پر جادو کیا گیا ہے ، اور وہ مجھ سے بار بار یہ درخواست کرتی ہے کہ میں اسے ایسے لوگوں کے پاس لیکر جاؤں جو جادو کا علاج کرتے ہیں ، لیکن میں اس بات پر آمادہ نہیں ہوتا ہوں ، اس لیے کہ میں ایسے لوگوں کے پاس جانا حرام سمجھتا ہوں ، اور میں اپنی بیوی کے ساتھ سکون اور اطمینان کی ازدواجی زندگی محسوس نہیں کرتا ، تو آپ کی کیا رائے ہے اور اس مسئلہ کا حل کیا ہے ؟

جواب : پہلی بات تو یہ ہے کہ ہر بیماری جادو نہیں ہوتی ، بیماریاں بے شمار ہیں ، ہر بیماری جادو نہیں ہوتی ، یہ محض گمان ہے ، اس گمان اور وسوسہ کو ترک کرنا ضروری ہے ، اللہ تعالیٰ سے اصرار کے ساتھ دعا کی جائے اور شرعی دم جھاڑ کئے جائیں ، اس بیمار خاتون پر قرآن کریم تلاوت کر کے دم کیا جائے ، یہ عمل بار بار کیا جائے اور شرعی دم جھاڑ کئے جائیں، یہی کامیابی ہے ، اس کے ساتھ ساتھ نفسیاتی بیماروں کے ڈاکٹر سے رجوع کیا جائے ، امید ہے کہ یہ ڈاکٹر اس کی بیماری کو سمجھ لیں گے ، اور اس کا علاج بھی مل جائے گا ، اور اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ یہ جادو کا اثر ہے ، تب بھی جادو کا علاج جادو سے کرنا جائز نہیں اور نہ ہی وہ اس طرح سے دور ہوتا ہے ، بلکہ جادو کا علاج شریعت کے بتائے ہوے طریقہ کے مطابق قرآن کریم کی تلاوت اور شرعی دم جھاڑ کے ذریعہ سے ہوتا ہے ، اس کے علاوہ اگر کوئی ایسی دوائیں ہوں جس میں جادو کا کوئی عمل دخل نہ ہو اور اہل علم اور معرفت وہ تجویز کریں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ، لیکن جادو دور کرنے لے لیے جادوگر کے پاس جانا جائز نہیں ،حسن بصری (رحمہ اللہ) نے کہا : جادو کو (غیر شرعی طریقے سے) دور کرنے والا خود جادوگر ہی ہوسکتا ہے ، اور جب نبی ﷺ اس بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا :

"یہ شیطان کا کام ہے ، نشرہ شیطانی عمل ہے ، نشرہ متاثرہ شخص سے جادو کا اثر دور کرنے کا نام ہے" ۔

سوال : ایک ایسا کنواں ہے جس میں پانی نہیں ، اور اس کنویں میں جادو ڈالا جاتا ہے ، اور بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اس میں جنات ہیں ، کیا ہم وہاں جا کر جادو کو اس کنویں سے نکال سکتے ہیں تاکہ اللہ کے اذن سے جادو ختم ہو جائے ، یا ہم ان لوگوں کو اس کی اطلاع دیں جو اس قسم کے اعمال کی نگرانی پر مامور ہیں ، یا ہم کیا کریں؟

جواب : آپ لوگوں پر لازم ہے کہ حکومت اور حکومت کی طرف سے ایسے اعمال کی نگرانی پر مامور لوگوں کو اس کی اطلاع دیں ، اور انہیں کنویں کی جگہ بتائیں تا کہ وہاں سے ایسی چیزیں نکالی اور جلائی جاسکیں ، جیسا کہ نبی ﷺ نے کنویں سے ایسی چیزیں نکالنے اور جلانے کا حکم دیا ہے ، اگر آپ لوگوں کو اس بات کا یقین ہے کہ فلاں کنویں میں ایسی چیزیں ہیں ، تو پھر آپ لوگ ایسے اعمال کی نگرانی پر مامور اشخاص کو ضرور اس کی اطلاع دیں اور اس کو وہاں سے نکالنے اور جلانے میں ان کی مدد کریں ۔

سوال : ہم .الحمدللہ. اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والی فیملی ہیں ، ہم رات کو جاگ کر عبادت بھی کیا کرتے تھے اور ہر اس عمل میں سرگرم تھے جو اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرے ، لیکن ہمارے ساتھ ایک مسئلہ ہوگیا اور وہ یہ کہ ہم نئے گھر میں منتقل ہوگئے ، اور جب سے ہم اس نئے گھر منتقل ہوئے ہیں یہ مسائل ہمارے ساتھ پیش آئے:

قیام اللیل میں بھاری پن محسوس ہونا ، سانس لینے میں دشواری ، نیند کا نہ آنا ، جسم میں معمول سے زیادہ حرارت محسوس ہونا ، میری بیوی مجھے برداشت نہیں کرتی اور نہ ہی میں اسے .

کہیں یہ جادو کے اثرات تو نہیں اور آپ ہمیں کیا مشورہ دیتے ہیں ؟ برائے مہربانی ہمارے لیے آپ اور تمام حاضرین دعا کریں ، جزاکم اللہ خیرا ۔

جواب : ممکن ہے یہ جادو کی وجہ سے ہو ، اور ممکن ہے شیطان کا کام ہو ، شیطان آپ لوگوں کو تنگ کرنا چاہتا ہے ، انسانی شیاطین اور جنات کے شیاطین ، آپ لوگوں کو چاہیے کہ قرآن کی تلاوت کثرت کے ساتھ کریں ، خاص طور پر سورۃ البقرۃ ، نبی ﷺ نے فرمایا ہے : ''شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۃ البقرۃ کی تلاوت کی جاتی ہے'' ، اور فرمایا : ''شیاطین اسے برداشت نہیں کرسکتے'' یعنی سورۃ البقرۃ ، شیاطین اسے ہرگز برداشت نہیں کرسکتے ، اگر آپ گھر میں اس کی تلاوت کریں گے تو شیاطین گھر سے بھاگ جائیں گے ، اور اگر گھر میں منکرات اور لٹکی ہوئی تصاویر ہیں تو گھر سے نکال دی جائیں ، نبی ﷺ کا فرمان ہے:

''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا تصاویر ہوں'' .

اگر فرشتے گھر میں نہیں ہونگے تو شیاطین وہاں داخل ہوجاتے ہیں ، اور جہاں فرشتے ہوتے ہیں وہاں شیاطین داخل نہیں ہوپاتے ، اس لیے ایسے تمام اسباب اختیار کریں جن سے گھر اللہ کے اذن سے تمام منکرات

سے پاک ہوجائے ، اورسوتے وقت اذکار کی پابندی کی جائے ، آیت الکرسی کی تلاوت کی جائے ، سورۃ الاخلاص ، سورۃ الفلق ، اورسورۃ الناس کی تلاوت کی جائے ، یہ عمل روزانہ بار بار کیا جائے تو یہ چیز اللہ کے اذن سے آپ لوگوں سے دور ہوجائے گی ان شاءاللہ ۔

سوال : نقش (طلسم) استعمال کرنے کا کیا حکم ہے ، جبکہ یہ نقش بنانے والا نجومی یا جادوگر سمجھا جاتا ہے؟

جواب : یہ نقش اگر غیر عربی کلام ہے یا حروف مقطعات ہے تو یہ شرک ہے ، اوراہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ یہ کفر ہے ، اسے نہ تو لٹکانا جائز ہے ، نہ ہی لکھنا اور گھر میں کسی بھی جگہ رکھنا جائز نہیں ، لیکن اگر یہ نقش قرآنی آیات یا احادیث نبویہ یا شرعی دعاؤں پر مشتمل ہے ، تو اس کے جواز میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے ، اور صحیح قول یہی ہے کہ یہ بھی جائز نہیں ، اس لیے کہ نبی ﷺ نے تعویذات لٹکانے سے منع فرمایا ہے ۔
تمائم لٹکائے جانے والے تعویذات کو کہتے ہیں ، چاہے یہ قرآنی آیات ہوں یا کچھ اور ، تعویذات لٹکانا جائز نہیں ، یہی صحیح قول ہے ، چاہے وہ قرآنی آیات ہی کیوں نہ ہوں ، بہرحال یہ نقوش نکالنا واجب ہے، انسان کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کرے ، اورسوتے وقت آیت الکرسی کے ساتھ وہ سورتیں پڑھے جن کا ذکر احادیث کریمہ میں آیا ہے ، یہ عمل بار بار کرے ، قرآن کریم کی تلاوت کثرت کے ساتھ کرے، اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے ، صبح شام شرعی دم جھاڑ واذکار اختیار کرے ، یہ نقوش لٹکائے بغیر اللہ سبحانہ وتعالیٰ حفاظت فرمائیں گے ۔

سوال : کیا جادو سے متاثرہ عورت کو کسی قاری یا عالم دین کے پاس لے جانا جائز ہے تاکہ وہ پڑھ کر اس پر دم کریں ؟

جواب : اگر کوئی ایسے عالم دین ہیں جن کا تقویٰ اور پرہیزگاری مشہور ہے ، اورعقیدہ بھی درست ہے ، اور وہ پردہ کے اہتمام کے ساتھ پڑھ کر دم کرتے ہیں ، جبکہ اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ اس عالم دین یا قاری کے پاس جانے میں فتنہ کا کوئی اندیشہ نہ ہو ، تو اس میں کوئی حرج نہیں اس لیے کہ اس میں کوئی شرعی مخالفت

واقع نہیں ہورہی ، لیکن اگر یہ معلوم ہو کہ فلاں عالم کا عقیدہ درست نہیں ، اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کیا پڑھتا ہے اور کیا عمل کرتا ہے تو اس کے پاس جانا درست نہیں ، یا یہ کہ وہ عورتوں کے معاملے میں لا پرواہی سے کام لیتا ہو ، پردہ کا اہتمام نہ کرتا ہو اور عورتوں کو دیکھتا ہو اور ہاتھ لگاتا ہو ، تو اس کے پاس فتنہ کی وجہ سے نہ جایا جائے ، ہاں اگر آپ پہلے بتائی گئی صورت اور اس کی پابندیوں کے ساتھ جاتے ہیں جس میں خلوت نہیں ہوتی اور کوئی محرم ساتھ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ، اس لیے کہ خلوت کسی نیک شخص کے ساتھ بھی جائز نہیں ، وہ اپنے جسم کا کوئی بھی حصہ نہ دکھائے اور نہ زینت اختیار کر کے خوشبو لگا کر اس کے پاس جائے ۔

سوال : اللہ آپ کو جزاء خیر دے ، ایسے مراکز کھولنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جہاں پڑھ کر دم کیا جاتا ہو ؟

جواب : یہ جائز نہیں ، ہرگز جائز نہیں ، یہ فتنہ کا دروازہ کھول دیگا ، اور دھوکہ بازوں کے لیے دھوکہ کا دروازہ کھول دیگا ، اور یہ سلف صالحین کا عمل نہیں رہا ، بعض لوگ گھر کھولتے ہیں اور بعض دکانیں کھولتے ہیں ایسے عمل کے لیے ، یہ سلف صالحین کا طریقہ نہیں ، اس کام کو بڑے پیمانے پر کرنے سے شر اور فساد کا دروازہ کھل جاتا ہے ، اس میں ایسے لوگ بھی شامل ہو جاتے ہیں جن کو اس کام میں مہارت نہیں ، اس لیے کہ لوگ لالچ کے پیچھے دوڑتے ہیں ، وہ چاہتے ہیں کہ لوگ کسی بھی طرح ان کے پاس آئیں ، حرام عمل کے ذریعہ ہی کیوں نہ ہو ، اس بات کی ضمانت کون دے سکتا ہے کہ لوگ حرام کام نہیں کریں گے؟ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ فلاں نیک شخص ہے ، انسان چاہے نیک ہو، فتنہ میں واقع ہونے کی کوئی ضمانت نہیں ، لہٰذا یہ دروازہ کھولنا جائز نہیں اس کو بند ہی رہنا چاہیے ۔

سوال : فضیلۃ الشیخ ، بعض لوگ خیالی جادو کرتے ہیں ، جیسا کہ چاقو مارنا ، آگ سے کھیلنا ، ہتوڑے سے مارنا ، اور میڈیا پر ایسے ظاہر کرتے ہیں جیسے کہ وہ کوئی معجزہ لائے ہوں ، اس معاملہ کو کیسے روکا جا سکتا ہے ، اور اس کا مقابلہ کیسے کیا جا سکتا ہے ؟

جواب : ایسا میڈیا جس پر ایسی چیزوں کو ہم روک سکتے ہیں ، ایسے میڈیا پر ہم پر لازم ہے کہ ایسی چیزوں کو روکیں ، لیکن ایسا میڈیا جو ہمارے ملک سے باہر ہے اور ہم اسے نہیں روک سکتے ، ایسے میڈیا کو اپنے ملک میں داخل ہونے سے روکنا چاہیے ، ہمارا ملکی میڈیا جس پر ایسی چیزیں روکنے کی ہم طاقت رکھتے ہیں اور روکتے بھی ہیں ، لیکن اس کے باوجود اگر اس پر کوئی ایسی چیز شائع ہوتی ہے تو اس کی مذمت کی جائے اور ذمہ داروں کو اس کی اطلاع دی جائے اور ایسی چیزیں روکنے کی درخواست کی جائے ۔

سوال : فضیلۃ الشیخ ، جادو کی ایک قسم وہ ہے جسے بعض چابکدستی یا ہاتھ کی صفائی سے تعبیر کرتے ہیں ، وہ چابکدستی کے ذریعہ وہ چیز دکھا سکتا ہے جو کہ حقیقت نہیں ، تیزی اور پھرتی کی وجہ سے ، جیسے تاش کے پتوں کے ساتھ کیا جاتا ہے ؟

جواب : یہ خیالی جادو ہے ، پھرتی بھی کہلاتا ہے ، چالاکی بھی کہلاتا ہے ، یہ خیالی جادو ہے ۔

سوال : فضیلۃ الشیخ ، ایک فیملی ہے جس کے آپس میں بڑے مسائل ہیں ، آپس میں بڑے اختلافات پائے جاتے ہیں ، اس فیملی کے غیر ملکیوں کے ساتھ تعلقات تھے جو باآسانی جادو کر سکتے ہیں ، اور ان کو اس بارے میں شک ہے کہ ان پر کوئی جادو کیا گیا ہے ، اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے گھر میں کام کرنے والی غیر ملکی خواتین کے سامان میں کچھ ناخن اور بال دیکھے ہیں ، ان کا سوال یہ ہے کہ اس مسئلہ کا علاج کیا ہے ، جبکہ وہ جادو کی جگہ بھی نہیں جانتے ، اس مسئلہ کا حل کیا ہے ؟

جواب : یہ چیزیں جو انہوں نے پائی ہیں ، ان چیزوں کو ضایع کر دیا جائے ، اور اس خادمہ کو اس کے ملک بھیج دیا جائے ، اسے فوراً واپس بھیج دیا جائے ، اسے اس طرح نہ چھوڑا جائے اور نہ ہی کسی اور کے پاس کام کرنے دیا جائے ، بلکہ اسے فوراً اس کے ملک واپس بھیج دیا جائے ، بلکہ اگر ثابت ہو جائے کہ جادو اس نے ہی کیا ہے تو اس پر حد قائم کی جائے اور اسے قتل کر دیا جائے ، جیسا کہ اگر غیر ملکی اس ملک میں کسی کو قتل کرتا ہے تو اسے بھی قتل کیا جاتا ہے ، اگر چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے ، اس لیے کہ اس ملک کے قوانین ان غیر ملکیوں

پر بھی لاگو ہوتے ہیں ، اگر ثابت ہو جائے کہ یہ جادوگرنی ہے تو اسے عدالت میں پیش کیا جائے تا کہ اس پر حد قائم کی جاسکے اور اسے قتل کر کے مسلمانوں کو اس کے شر سے محفوظ رکھا جاسکے ، لیکن اگر ایسی کوئی بات ثابت نہیں ہوتی تو بہر حال اسے اپنے ملک واپس بھیج دیا جائے تا کہ اس سے اور اس کے شر سے محفوظ رہا جاسکے ۔

سوال : فضیلۃ الشیخ ، آپ اس کو کیا نصیحت کرتے ہیں جو یہ کہتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا عصا جادو کا تھا؟

جواب : یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر ہے ، موسیٰ علیہ السلام جادوگر نہیں تھے ، نہ ہی ان کا عصا جادو کا تھا ، بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کا ایک معجزہ تھا ، جو ایسی بات کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرے ۔

سوال : فضیلۃ الشیخ ، ستاروں کے ذریعہ زمین کے کسی مقام (جگہ) کا تعین کرنا کیا جادو ہے ؟

جواب : ستارے زمین کے کسی مقام کا تعین نہیں کرتے ، بلکہ راستوں (رخ) کی نشاندہی کرتے ہیں، مسافر ستارے دیکھ کر رخ کا تعین کر سکتے ہیں ، یہ ستارے پیدا کرنے کے مقاصد میں سے ایک مقصد ہے ، جیسا کہ سمندر میں (اور وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لئے ستاروں کو پیدا کیا، تا کہ تم ان کے ذریعہ سے اندھیروں میں، خشکی میں اور دریا میں بھی راستہ معلوم کر سکو) ، سمندر میں کشتیاں ستاروں کے ذریعہ راستوں کا تعین کرتی ہیں ، یہی صحیح بات ہے ، لیکن زمینی مقامات کا تعین ستاروں کے ذریعہ نہیں ہوتا ، سائل کا زمینی مقامات سے کیا مقصد ہے ؟ اگر مراد راستے اور ممالک ہے تو یہ ممکن ہے ، اس کے علاوہ نہیں ۔

سوال : فضیلۃ الشیخ ، کچھ لوگوں کو قراءت کا علم نہیں ، وہ اس میں جنات کی مدد حاصل کرتے ہیں ،اور کہتے ہیں کہ یہ مسلمان جن ہے ، اور اس سے جادو کی جگہ دریافت کرتے ہیں ، اس بارے کچھ وضاحت فرمائیں؟

جواب : نہیں ، جن کی مدد حاصل کرنا جائز نہیں ، مسلم یا غیر مسلم جن ، اور وہ یہ کیسے جانتا ہے کہ

فلاں جن مسلمان ہے ، ہوسکتا ہے کہ فلاں جن جھوٹا دعویٰ کرے کہ وہ مسلمان ہے ، جھوٹ بول رہا ہو کہ وہ مسلمان ہے جبکہ وہ کافر ہے تاکہ انسانوں کے ساتھ رابطہ کر سکے ، اس دروازے کو بند ہی رہنا چاہیے ، جنات کی مدد حاصل کرنا کسی صورت جائز نہیں ، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مسلمان جنات کی مدد حاصل کی جاسکتی ہے ، اس لیے کہ یہ جنات سے مدد حاصل کرنے کا دروازہ کھول دے گا ، اس لیے کہ غیر حاضر (غائب) چیز سے مدد حاصل کرنا جائز نہیں ، جن ہو غیر جن ، مسلم یا غیر مسلم ، غیر حاضر سے مدد مانگنا کسی صورت جائز نہیں ، بلکہ حاضر سے وہ مدد مانگنا جائز ہے جس پر وہ قدرت رکھتا ہو ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا : (اس (موسیٰ علیہ السلام) کی قوم والے نے اس کے خلاف جو اس کے دشمنوں میں سے تھا اس سے فریاد کی) (سورۃ قصص:١٥)، فریاد حاضر سے کی ، وہ اس کی مدد کر سکتے تھے اس لیے اس میں کوئی حرج نہیں کہ عام طور سے معمولات زندگی میں ایسا ہوتا رہتا ہے ، لیکن غائب جسے آپ دیکھ نہیں سکتے اس سے مدد مانگنا جائز نہیں ۔

(مترجم کی وضاحت : یہاں میں ایک بات کی وضاحت کرنا انتہائی اہم سمجھتا ہوں ، اس لیے کہ ہوسکتا ہے بعض لوگوں کے ذہن میں یہ بات آئے کہ اگر جسے ہم دیکھ نہیں سکتے اس سے مدد مانگنا جائز نہیں تو پھر ہم اللہ تعالیٰ کو بھی نہیں دیکھ سکتے ، تو کیا یہ بھی جائز نہیں؟ یہاں فضیلۃ الشیخ کی مراد غیر اللہ سے ہے ، غیر اللہ سے جسے ہم دیکھ نہیں سکتے اس سے مدد مانگنا جائز نہیں ، اللہ تعالیٰ کو بھی ہم دیکھ نہیں سکتے لیکن کیونکہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہیں ، اس لیے ان معاملات میں جس پر صرف اللہ تعالیٰ ہی قدرت رکھتے ہیں ، مثلاً رزق اولاد وغیرہ ، ان معاملات میں اللہ تعالیٰ سے ہی دعا مانگنا صرف جائز نہیں بلکہ واجب اور عبادت ہے) ۔

سوال : ارواح کو حاضر کرنے کا کیا حکم ہے ، کیا یہ جادو کی ایک قسم ہے؟

جواب : اس میں کوئی شک نہیں کہ ارواح کو حاضر کرنا جادو کی ایک قسم ہے ، اور یہ ارواح مردہ لوگوں کی نہیں ہوتیں جیسا کہ دعویٰ کیا جاتا ہے ، بلکہ یہ شیاطین ہوتے ہیں جو مردہ لوگوں کی ارواح کی شکل میں آتے ہیں اور کہتے ہیں ، میں فلاں کا خاوند ہوں ، میں فلاں ہوں ، یہ شیاطین کا عمل ہے ، یہ ہرگز جائز نہیں ، مردہ لوگوں کی ارواح کو لایا نہیں جاسکتا ، اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں : (اللہ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت ،اور جن کی موت نہیں آئی ان کی نیند کے وقت قبض کر لیتا ہے ، پھر جن پر موت کا حکم لگ چکا ہے انہیں تو روک

لیتا ہے،اوردوسری (روحوں) کوایک مقرروقت تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے) .(سورۂ زمر:۴۲)

ایسانہیں ہے کہ روحیں آتی جاتی رہتی ہیں جیسا کہ یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں ، لہٰذا روحوں کو حاضر کرنے کا دعویٰ باطل ہے ، اور یہ جادو کی ایک قسم ہے ، اور یہ چیزیں جو باتیں کرتی ہیں روحیں نہیں بلکہ شیاطین ہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ روح ہیں ، کبھی ایک مردہ شخص کی صورت میں آتا ہے ، اور کہتا ہے کہ میں فلاں ہوں ، جبکہ وہ جھوٹا ہے ، شیطان ہے ، مردہ کی صورت اختیار کیے ہوئے ہے ۔

سوال : فضیلۃ الشیخ ، ایک مدت قبل کچھ لوگ اپنے بیمار شخص کو علاج کے غرض سے ایک شخص کے پاس لے جایا کرتے تھے ، جب اس شخص کا انتقال ہو گیا تو اس شخص کو بیماری دوبارہ لاحق ہو گئی ، اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ؟

جواب : یہ ان لوگوں کی غلطی ہے ، وہ ایسے شخص کے پاس جاتے ہیں جس کو وہ جانتے بھی نہیں ، نہ اس کا عقیدہ جانتے ہیں ، یہ لاپرواہی ہے ، اور یہی درحقیقت بیماری ہے ، یہ مصیبت اور بیماری ایسی ہے جو لوگوں کے لیے مزید بیماریاں اور مشکلات پیدا کرتی ہے جس کی وہ توقع بھی نہیں رکھتے ، اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے اور جائز مفید اسباب اختیار کرتے تو اللہ تعالیٰ انہیں حرام اسباب اختیار کرنے سے مستغنی فرما دیتے ، لہٰذا ہر شخص کے پاس نہیں جانا چاہیے ، نہ ہر علاج کا دعویٰ کرنے والے کے پاس ، یہاں تک کہ اس کی سچائی اور عقیدہ نہ معلوم ہو جائے ، ہر کوئی طبیب، شیخ، عالم نہیں ہوتا کہ اس کے پاس جا کر علاج تلاش کیا جائے ، ہم نہ اسے جانتے ہیں، نہ اس کا عقیدہ ہمیں معلوم ہے ، نہ اس کے دین بارے میں کوئی علم ہے ، وہ سچا ہے یا نہیں ، یہ بڑی مصیبت اور امتحان ہے ۔

سوال : فضیلۃ الشیخ ، یہ کیسے جانا جاسکتا ہے کہ ایک شخص پر جادو کیا گیا ہے یا وہ کسی نفسیاتی کیفیت میں مبتلا ہے ؟

جواب : آپ کا کام علاج کے لیے مفید اسباب اختیار کرنا ہے ، اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے کہ یہ نفسیاتی

بیماری ہے یا جادو کا اثر ، آپ کا کام صرف جائز مفید اسباب علاج اختیار کرنا ہے ، یہ ضروری نہیں کہ ہم اس بات کا تعین کریں کہ یہ جادو ہے یا نہیں ، آپ اسباب اختیار کریں اور باقی معاملات اللہ تعالی پر چھوڑ دیں ، وہ ہی بہتر جانتا ہے بیماری کے بارے میں ۔

سوال : بعض لوگ نیا گھر بنانے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس جگہ ایک بکرا ذبح کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس لیے تا کہ اس کی بنیادیں مضبوط رہیں ؟

جواب : یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہے ، یہ قربانی جن کے لیے ہے ، بعض لوگ گھر کے دروازے پر ذبح کرتے ہیں ، یا کمپنی کا کوئی نیا پروجیکٹ شروع کرتے وقت ، یا فیکٹری میں پہلی مرتبہ جب آلات کام کرنا شروع کرتے ہیں ، ان کا دعویٰ یہ ہوتا ہے کہ ایسا کرنا کمپنی کے مفاد میں ہے ، یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہے ، کیونکہ یہ جنات کے لیے قربانی دینا ہے ، جنات نے ہی یہ وہم ڈالا ہے کہ ایسا کرنا ان کے مفاد میں ہے ۔

جس کسی نے بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لیے قربانی دی تو اس نے کفر کیا ، حدیث میں آیا ہے : ''اللہ کی لعنت ہے اس پر جس نے اللہ کے سوا کسی اور کے لیے ذبح کیا''، ارشاد باری تعالیٰ ہے : (آپ فرما دیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری قربانی وساری عبادات اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہاں کا مالک ہے) (سورۂ انعام:۱۶۲)، آیت میں وارد لفظ ''نسک'' قربانی کو بھی کہا جاتا ہے ، اللہ تعالیٰ نے نسک کا ذکر نماز کے ساتھ کیا ، جس طرح غیر اللہ کے لیے نماز ادا کرنا جائز نہیں ، اسی طرح غیر اللہ کے لیے قربانی بھی جائز نہیں ، (اپنے رب کے لیے نماز ادا کریں اور اپنے رب کے لیے ہی قربانی دیں) (سورۂ کوثر)، یہاں بھی نماز کے ساتھ قربانی کا ذکر کیا گیا ، قربانی ایک عبادت ہے جو جن اور شیاطین کے لیے دینا جائز نہیں ، یہ حجت بھی درست نہیں کہ ایسا کرنے سے جن اور شیاطین گھر سے بھاگ جاتے ہیں ، یہ باطل اعتقاد ہے ، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہے ، شیاطین اور غیر اللہ سے مدد مانگنا ہے ، اللہ ہم سب کو محفوظ رکھے ۔

سوال : فضیلۃ الشیخ ، ایک عورت گھر کے کام کاج کے دوران جب مصروف ہوتی ہے تو اپنے بچے کے سرہانے قرآن مجید رکھ دیتی ہے تاکہ وہ جنات سے محفوظ رہ سکے ، اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ؟

جواب : یہ جائز نہیں ، یہ قرآن کی بے حرمتی ہے ، قرآن مجید کو بچے سے دور محفوظ جگہ پر رکھنا لازم ہے ، یہ کوئی جائز شریعت مطہرہ کا بتایا ہوا عمل نہیں کہ مصحف کو بچے کے سرہانے رکھا جائے ، بچے کے سینے پر یا اس کے سرہانے قرآن مجید رکھنا جبکہ بچہ سو رہا ہو کوئی شرعی عمل نہیں ، قرآن مجید کو محفوظ جگہ پر عزت کے ساتھ رکھنا چاہیے ۔

سوال : یہ موضوع سے ہٹ کر سوال ہے ، میں الحمدللہ شریعت کا پابند شخص ہوں ، میں شادی شدہ ہوں اور ہم دونوں میاں بیوی ایمان کے سائے میں خوشگوار زندگی بسر کر رہے ہیں ، لیکن کچھ رشتہ دار ہم دونوں میں تفرقہ ڈالنا چاہتے ہیں ، وہ ہماری خوشگوار زندگی پر حسد کرتے ہیں ، ہماری پیٹ پیچھے دوسرے رشتہ داروں کو ہمارے خلاف ورغلاتے ہیں ، یہاں تک کہ بہت سے رشتہ دار اب ہمیں برداشت نہیں کرتے ، لہٰذا اب ہم کیا کریں ، کیا ان رشتہ داروں سے میل جول باقی رکھیں یا چھوڑ دیں ؟

جواب : آپ میل جول رکھیں ، امید ہے کہ ان کے دلوں میں جو بغض اور نفرت ہے وہ اللہ تعالیٰ دور کر دیں گے ، آپ میل جول رکھیں اور حسن سلوک کرتے رہیں ، ارشاد باری تعالیٰ ہے : (نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی ، برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست) (سورۂ حم السجدۃ:۳۴)، اگر آپ برائی کا مقابلہ بھلائی سے کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائیں گے ۔حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے فرمایا : میرے کچھ رشتہ دار ہیں جن سے میں میل جول رکھتا ہوں اور وہ ایسا نہیں کرتے ، میں ان کے ساتھ بھلائی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں ، تو نبی ﷺ نے فرمایا : ''اگر ویسا ہی ہے جیسا کہ تم بیان کر رہے ہو تو ان لوگوں کو بیزاری کھاتی رہے گی اور تمہارے ساتھ اللہ کی طرف سے ایک معاون اور مددگار مقرر کر دیا جائے گا''، انسان کو چاہیے کہ برائی کا مقابلہ بھلائی سے کرے ، خاص طور سے رشتداروں کے ساتھ ، اگر نیکی اور حسن سلوک کا طریقہ اختیار کیا جائے تو یہ وجہ بن سکتا ہے کہ وہ لوگ اپنی غلطی سے توبہ کر لیں اور شرمندہ ہو جائیں ، یہی اس مسئلہ کا صحیح اور مفید علاج ہے ۔

سوال : یہ آخری سوال ہے ، حاضرین میں ایک عورت نے سوال کیا ہے کہ : ایک حاملہ عورت جس کے حمل کو چار ماہ ہو چکے ہیں ، حمل کے چار ماہ بعد اسے حیض شروع ہو جاتا ہے جیسا کے عورتوں کو ہوا کرتا ہے ، پھر کچھ عرصہ بعد منقطع ہو جاتا ہے ، جب حیض منقطع ہو جاتا ہے تو وہ عورت غسل کر کے دوبارہ نماز ادا کرنا شروع کر دیتی ہے ، اور بالآخر واضح ہوتا ہے کے بچہ مردہ ہے ، سوال یہ ہے کہ : اس مدت کے دوران جب اس نے نمازیں ادا نہیں کی ، کیا اس پر نمازوں کی قضا واجب ہے ؟

جواب : یہ بات سب جانتے ہیں کہ مخصوص ایام میں نماز اور روزے ادا نہیں کیے جاتے ، نمازوں کی قضا نہیں کی جاتی ، صرف روزے قضا کرنا لازم ہے ، اور حاملہ عورت کو حیض نہیں ہوتا ، اسی بات پر اکثر اہل علم کا اتفاق ہے کہ حاملہ عورت کو حیض نہیں ہوتا ، اور اگر خون آجائے تو وہ حیض کا خون نہیں بلکہ کسی اور وجہ سے ہے ، لہٰذا اس وجہ سے نماز اور روزے ترک نہیں کیے جائیں گے جبکہ وہ حمل سے ہے ، اس لیے کہ غالبا حمل اور حیض ساتھ ساتھ نہیں ہوتے ، لہٰذا حمل کے دوران خون آنے کی وجہ سے جو نماز اور روزے اس نے ترک کر دیے تھے ان کی قضا کی جائے ، کیونکہ اس حالت میں نماز اور روزے ترک کرنا غلط تھا ، اس لیے حاملہ پر واجب ہے کہ نماز بھی ادا کرے اور روزے بھی رکھے ۔

اختتام سے قبل ، میں چاہوں گا کہ ہمارے محترم فاضل شیخ صاحب قرآن کریم کو حفظ کرنے کی اہمیت پر اور چھوٹوں بڑوں دونوں کے لیے مساجد میں قرآن کی تعلیم حاصل کرنے پر کچھ روشنی ڈالیں ، اس کے بعد نمایاں کارکردگی کرنے والوں میں انعامات تقسیم کیے جائیں گے ۔

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ قرآن کریم کو حفظ کرنا اور اس کی تلاوت اور تدریس کا اہتمام کرنا مسلمانوں پر واجب ہے ، خاص طور سے والد پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے بیٹے ، بیٹی ، بیوی اور تمام وہ لوگ جن کا وہ سرپرست ہے ، ان تمام لوگوں کو قرآن کی تعلیم حاصل کرنے کا اہتمام کرے ، قرآن خیر ہے ، اس کی تعلیم حاصل کرنا اور اس کی تعلیم کو دوسروں کو دینا اور اس کی تلاوت کرنا سب دنیا و آخرت کی خیر ہے ، حدیث میں آیا ہے: ''جس نے اللہ کی کتاب کا ایک حرف بھی پڑھا تو اس کے نامہ اعمال میں نیکی لکھ دی جاتی ہے ، اور ایک نیکی کو دس

گنا بڑھا کر لکھ دیا جاتا ہے ، میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ الٓم ایک حرف ہے ، بلکہ الف ایک حرف ہے ، لام ایک حرف ہے ، میم ایک حرف ہے" ، اور فرمایا : "تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں" ، لہٰذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتا رہے ، اس کے معانی پر غور وتدبر کرتا رہے ، اور جتنا زیادہ وہ قرآن کو پڑھے گا یا دوسروں کو پڑھائے گا اتنا ہی زیادہ اس کے اجر میں اضافہ ہوگا ، قرآن سے جتنا قریب ہوگا اسے اتنا ہی فائدہ ہوگا ، اور جتنا دور ہوتا چلا جائے گا اتنا ہی اس کا دل سخت ہوتا چلا جائے گا ، اس کے معاملات میں مشکلات پیدا ہوں گی ، اس کے حالات خراب ہو جائیں گے، قرآن خیر ہے اس لیے کہ وہ نور ہے ، اور نور سے دور ہونے کا مطلب ہے اندھیروں کی طرف جانا ، ہمیں ان اداروں کے ساتھ بھی تعاون کرنا چاہیے جو قرآن کریم کی تعلیم دیتے ہیں ، اس لیے کہ یہ نیکی اور پرہیز گاری پر تعاون ہے ، ارشاد باری تعالیٰ ہے :
(نیکی اور اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو) (سورۂ مائدہ:۵)، واللہ تعالیٰ أعلم

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين

ترجم إلى اللغة الأردية - راجي عفو ربه -: **نعمان بن محمد إسماعيل** .
خريج جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية ، كلية أصول الدين بالرياض ، قسم العقيدة والمذاهب المعاصرة ، المملكة العربية السعودية .
تاريخ الترجمة : ٢٥ ربيع الثاني ١٤٣٠هـ ، الموافق : ٢٠٠٩/٤/٢٢م .
جمهورية باكستان الإسلامية